Regd S. No 1411.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱/

جمعہ

۱۳ رجب سنہ ۱۳۷۳

ایڈیٹر ۔ عبد القادر بی ۔ اے

جلد ۷ ۔ ۱۹ امان ھ ش ۱۳۳۳ ۔ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۶۴

— ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام —

شدائد و مصائب انسان کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں

"اللہ تعالےٰ کی ربوبیت انسان کی تکمیل چاہتی ہے اور خود عبودیت کا بھی تقاضا ہے کہ کسی نہ کسی طرح تکمیل کرے۔ اس لئے منجملہ تکمیل کی صورتوں کے ایک شدائد و مصائب بھی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام جو بالکل معصوم اور مقدس وجود ہوتے ہیں۔ وہ بھی تکالیف و شدائد کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور ایسے مصائب ان پر آتے ہیں۔ کہ اگر کسی اور پر آئیں تو وہ برداشت بھی نہ کر سکے ... غرض ہر پہلو سے اس کو تکلیف دی جاتی ہے۔ اور ہر طرح کی بے آرامی اور رنج و غم ان پر آتا ہے۔ باوجود اس کے ان ساری باتوں کا کچھ بھی اثر ان پر نہیں ہوتا۔ اور وہ پہاڑ کی طرح جنبش نہیں کرتے ... جب تک انسان تکالیف اور شدائد نہیں اٹھاتا۔ راحت اور آسائش نہیں پا سکتا۔"

(الحکم ۔ ۲ اگست ۱۹۰۵ء)

اس قسم کی خبریں سراسر بے بنیاد ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ پر حملہ کرنے والا شخص احمدی تھا

ایسی خبروں کو ہوا دینے والے اصل مسئلے پر جس کا ملک کے امن کے ساتھ گہرا تعلق ہے پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں

بے بنیاد اور شر انگیز خبروں کی تردید میں مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کا تار

ربوہ ۱۷ مارچ ۔ مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملے کے ضمن میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والی بے بنیاد اور شر انگیز خبروں کی تردید فرمائی ہے۔ آپ کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"بعض غیر ذمہ دار اخبارات اس قسم کی جھوٹی خبریں شائع کر رہے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والا شخص احمدی تھا۔ یہ سراسر بے بنیاد ہے۔ اور ان لوگوں کی افسوسناک ذہنیت کو آشکار کرتا ہے۔ جو لوگوں کو گمراہ کرنے اور اصل مسئلے پر جس کا ملک کے امن کے ساتھ گہرا تعلق ہے پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ نوجوان شخص حملے سے دو روز قبل ربوہ آیا تھا۔ پہلے اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کرنے کی کوشش کی۔ اس میں ناکام ہونے کے بعد اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ گویا وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے اس امید میں باقاعدہ بیعت کا فارم بھی پُر کیا کہ اس طرح اس کی یہ خواہش بآسانی پوری ہو سکے گی۔ کہ وہ امام جماعت احمدیہ سے علیحدگی میں ملے۔ لیکن جب وہ اس کوشش میں بھی ناکام ہو گیا۔ اور اسے ملاقات کا موقعہ نہ مل سکا۔ تو وہ مسجد میں باجماعت نماز میں آشامل ہوا۔ اور عین اس وقت کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے۔ وہ پیچھے سے آپ پر جھپٹا۔ اور اس نے ایک تیز چاقو نہایت بے دردی سے شہ رگ کے قریب گھونپ دیا۔ ان تمام باتوں سے یہ امر صاف عیاں ہے کہ وہ ایک غیر احمدی تھا جو خاص ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو قتل کرنے کے مقصد کے تحت ربوہ آیا تھا۔ ان ثابت شدہ حقائق کی روشنی میں وہ لوگ جو اس قسم کی شر انگیز خبروں کو ہوا دے رہے ہیں۔ (اگر وہ فی الحقیقت اپنے آپ کو اس الزام کا مورد نہیں بنا رہے کہ وہ حملہ آور سے درپردہ ہمدردی رکھتے ہیں) پاکستان کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نقرس کی وجہ سے رات بے چینی میں گزاری ۔ بخار بھی زیادہ ہو گیا

ــــ زخم مندمل ہونے کی رفتار تسلی بخش ہے ــــ

احباب اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۷ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

"دونوں پیروں پر نقرس کے شدید حملے کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رات بے چینی میں گزاری ۔ بخار بھی زیادہ ہو گیا ۔ لاہور سے ڈاکٹر صاحب کو بلایا جا رہا ہے زخم مندمل ہونے کی رفتار تسلی بخش ہے۔"

(پرائیویٹ سکرٹری)

تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے:۔

"Hazrat passed restless night owing sever gout attack affecting both feet. Temperature also increased. Physician being called from Lahore. Healing of wound satisfactory." (Private Secretary)

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء

جب تاریکیاں چھا جاتی ہیں

اللہ تعالےٰ نے جہاں انسان کو عقل دی ہے کہ وہ کارخانہ قدرت کی حکمتوں پر غور کرکے اس کارخانہ کے صانع کا پتہ لگائے۔ اور قدرتی مظاہر کو سمجھ کر اپنی زندگی کو ایک اصول کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ وہاں اللہ تعالےٰ نے یہ بھی انتظام کیا ہے۔ کہ اپنی ہستی کا کامل یقین دلانے کے لئے انسانوں کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کرے۔ اور اس کی حکمتوں کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے اس سے براہ راست راہ نمائی حاصل کرے ؛

عقل بے شک انسان کے لئے ایک بیش بہا نعمت ہے۔ اور اگر عقل کا استعمال عقل کے ساتھ کیا جائے۔ تو وہ ہمیں زندگی کی منزل طے کرنے کے لئے چراغ راہ کا کام دے سکتی ہے۔ مگر زندگی کی منزل میں بعض ایسے پیچیدہ دوراہے ہی نہیں بلکہ چوراہے درپیش آتے ہیں۔ جہاں معمولی عقل بھی آئینہ حیرت بن جاتی ہے۔ اور اس کو بھی ایک ایسی روشنی کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ جو اسے صراطِ مستقیم کی طرف راہ نمائی کرے۔ اور ایسی صورت حال میں عقل کا صحیح استعمال یہی ہے۔ کہ وہ اس بیرونی روشنی سے استفادہ کرے۔ ورنہ اس کے بھٹک جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان میں اللہ تعالےٰ نے یہ ملکہ بھی رکھا ہے۔ کہ وہ اس بیرونی روشنی کا احساس کر سکے۔ جس طرح ہماری آنکھ میں نہ صرف اشیاء کو دیکھنے کی قوت ہے بلکہ یہ بھی قوت ہے کہ وہ سورج کی روشنی کا احساس کر سکے۔ ورنہ وہ اشیاء کو بھی نہیں دیکھ سکتی اس لئے اگر انسان کا وہ احساس مردہ ہو جائے۔ جس سے وہ عقل سے بالا اللہ تعالےٰ کی براہ راست روشنی کو محسوس کرنے کے ناقابل ہو جائے۔ تو وہ یقیناً زندگی کے پیچیدہ دوراہوں اور چوراہوں پر محض معمولی عقل کے بل بوتے پر صحیح راستہ معلوم نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں وہ احساس از سر نو بیدار نہ ہو۔ جس سے وہ آسمانی روشنی بھی محسوس کر سکے۔ دوسرے لفظوں میں جس طرح اللہ تعالےٰ نے انسان کو جسمانی آنکھیں دی ہیں۔ اسی طرح اس نے اس کو روحانی آنکھیں بھی دی ہیں۔ اور جس طرح جسمانی آنکھ کو بند کرنے سے ہم دنیا کی مادی اشیاء کو نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح اگر ہماری روحانی آنکھیں بند ہوں۔ تو ہم زندگی کی حقیقی منزل کو شناخت نہیں کر سکتے۔

جس طرح اللہ تعالےٰ نے ایک جسمانی سورج چاند اور ستارے پیدا کرکے اس کو جسمانی آنکھوں کے لئے روشنی کا منبع بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ روحانی سورج چاند اور تارے طلوع کرتا ہے۔ تاکہ انسان کی روحانی آنکھوں کے لئے روحانی روشنی کا منبع جاری رہے۔ جس طرح دنیا میں کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ کہ اس کے کسی حصہ پر سورج چاند یا ستاروں کی روشنی نہ پہونچے۔ اسی طرح دنیا کی پیدائش سے لے کر دنیا میں کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ کہ یہ روحانی روشنی سے خالی رہی ہو۔ البتہ جس طرح بعض دفعہ بادلوں کی وجہ سے اندھیرا مسلط ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ایسی صورت میں بھی قدرتی روشن گروں کے روشنی بالکل مفقود نہیں ہو جاتی اسی طرح انسانی عقل پر بھی مادیات کے بادل چھا جاتے ہیں۔ اور جس طرح بادلوں کی موجودگی میں سورج چاند ستاروں کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح مادیاتی اندھیروں سے بھی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ اور جس طرح بعض کمزور نظر رکھنے والے انسان بادلوں کے اندھیروں میں کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ اسی طرح روحانی نظریں کمزور رکھنے والے انسان بھی روحانی روشنی کے لئے گویا اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور شائد ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ جو روحانی آنکھ سے پیدائشی طور پر اندھے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح جسمانی آنکھ کے پیدائشی طور پر اندھے ہوتے ہیں ؛

آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں مادیاتی اندھیروں سے دنیا بظاہر گھپ اندھیری رات بنی ہوئی ہے۔ انسانوں کی روحانی آنکھیں ہی کمزور نہیں بلکہ بادل مطلع انسانیت پر چھائے ہوئے ہیں۔ انسانی عقل کی وہ حس مفقود ہو چکی ہے۔ جس سے روحانی روشنی کا احساس کیا جا سکتا ہے زندگی پیچیدہ دوراہوں پر ہی نہیں کھڑی نہ صرف چوراہے پر بلکہ ایسے مقام پر کھڑی ہو گئی ہے جہاں راستوں کی بھول بھلیوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔

روحانی سورج بے شک موجود ہے مگر مادیاتی بادلوں اور روحانی بصیرت کی کمی کی وجہ سے انسان اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اس طرح دنیا پر دوہری تاریکیاں چھائی ہوئی ہیں۔ ایک تو ان تاریک بادلوں کے تہ بہ تہ پردوں کی وجہ سے۔ اور دوسرے بصیرت کے فقدان کی وجہ سے جو سورج کی روشنی کا ادراک کرتی ہے۔ اس لئے جس طرح جسمانی روشنی کے حصول کے لئے دوہرے علاج کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی روشنی کے حصول کے لئے بھی دوہرے علاج کی ضرورت ہے۔ ایک طرف تو بادلوں سے مطلع کی صفائی دوسرے عقل کی آنکھوں کا علاج۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں کام صرف اللہ تعالےٰ کے ہی ہاتھ میں ہو سکتے ہیں۔ وہی ان عالمگیر تاریکیوں کو دور کر سکتا ہے۔ اور وہی ایسا طبیب بھیج سکتا ہے۔ جو عقل کی آنکھوں کو از سر نو بینائی دے۔ تاکہ انسان پھر سورج کی شعاعوں سے استفادہ حاصل کریں۔ لیکن اگرچہ سورج کے رخ سے تاریکیاں دور بھی ہو جائیں۔ تو جب تک آنکھوں کا علاج نہ ہو۔ ہم سورج کی روشنی سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے ؛

تمام دنیا کی مذہبی کتابوں میں ایک زمانہ کی خبر دی گئی ہے۔ جب دنیا پر تہ بہ تہ تاریکیاں چھا جائیں گی۔ اور انسانی عقل کی وہ حس کمزور ہو جائے گی۔ جو روحانی روشنی کا احساس کر سکتی ہے۔ غور فرمائیے کیا آج وہ زمانہ نہیں ہے؟ اگر آج وہ زمانہ نہیں ہے۔ تو پھر یقین کیجئے کہ کبھی وہ زمانہ نہیں آئے گا۔ جس کی خبر دی گئی ہے؟

پھر تمام دنیا کی مذہبی کتابوں میں یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ جب انسانوں پر ایسا زمانہ آ جائے گا۔ کہ روشنی تاریکیوں میں چھپ جائے گی۔ اور انسان کی روحانی آنکھ کمزور ہو جائیگی تو آسمان سے ایسی نورانی بارشیں نازل ہونگی۔ جو ان تاریکیوں کو پھاڑ دیں گی۔ اور سورج کے چہرہ کو نمایاں کر دیں گی۔ اور یہ خبر بھی دی گئی ہے۔ کہ ایک روحانی طبیب بھی بھیجا جائے گا۔ جو انسان کی روحانی آنکھ کا علاج کرے گا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اس وقت

لا تدع السماء من قطرها الا صبّته مدرارا و لا تدع الارض من نباتها و برکاتها شیئاً الا اخرجته۔

یعنے آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا۔ اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل دے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعوے کے ثبوت میں اس امر کو بھی پیش کیا ہے۔ کہ آج حدیث مذکورہ بالا کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ جو اس امر کی شہادت ہیں کہ آخری زمانہ میں آنے والا جس کا ہر قوم انتظار کر رہی ہے وہ آ گیا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں وہ تمام نشانات ظاہر ہو چکے ہیں۔ جو اس موعود اقوام عالم کی آمد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یہی زمانہ ہے جب زمین نے اپنے تمام پیٹ کے خزانے اگل دیئے ہیں۔ اور یہی زمانہ ہے کہ جب تاریکیاں اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ جن کی انتہا کی وجہ سے آسمان سے بارشوں کا نزول لازمی ہو گیا ہے۔ جس طرح رات کی انتہائی تاریکی سے صبح کے آنے کی خبر ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی تاریکی کی انتہا سے اس روحانی طبیب کے آنے کی خبر ملتی ہے۔ جس کے آنے کے متعلق پیشگوئیاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ملتی ہیں۔ اور پہلے انبیاء علیہم السلام نے بھی جو مختلف اقوام میں مبعوث ہوتے رہے ہیں اس کے آنے کی خبر اپنے زمانہ کے لحاظ سے اور اپنی اپنی زبان میں دی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور شعر ہے ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

انشاء اللہ ہم آئندہ کبھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں سے کسی قدر تفصیل سے ایسے اقتباسات پیش کریں گے۔ جن میں حضور اقدس علیہ السلام نے اس عظیم الشان نشان کا ذکر اپنے دعوے کے تعلق میں فرمایا ہے۔ اور ثابت فرمایا ہے کہ احادیث میں جس زمانہ کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ وہ ٹھیک یہی زمانہ ہے ؛

خود ملائک نے نگہبانی کی

اوٹ نادانوں کی نادانی کی ۔۔۔ بزدلی ہے یہ ستم رانی کی
روحِ اسلام جراحت ہے، تمام ۔۔۔ آہ! شمشیر مسلمانی کی
تجھ پہ ہے فضلِ خدا فضلِ عمر ۔۔۔ خود ملائک نے نگہبانی کی
اُس جگہ چشمۂ حیواں ہے رواں ۔۔۔ جس جگہ بوند نہ تھی پانی کی

اس کے پیاروں سے محبّت تنویر
شاخ ہے نخلۂ ایمانی کی

دعاؤں میں استقامت اختیار کرو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو اور دنیا میں اسلام کی

تبلیغ کا کام کرتے چلے جاؤ

میرے جسم کا ذرہ ذرہ میری روح کی ہر طاقت تمہارے لئے دعا کرنے میں مصروف ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج سے تیس ۳۰ برس قبل کا ایک پیغام جماعت احمدیہ کے نام

آج ہر احمدی اپنے پیارے اور محبوب امام اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے نہایت درد و رقت اور سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے تا حضور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی اہم دینی مہم میں جماعت احمدیہ کی تا دیر راہنمائی فرما سکیں۔ آمین ثم آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دلی تڑپ اور تمنا کیا ہے؟ حضور کو اپنی پیاری جماعت کس قدر عزیز ہے۔ اور حضور اس جماعت سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ اس کا ہلکا سا اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں حضور اطال اللہ عمرہٗ کا وہ پیغام درج کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے آج سے تیس سال قبل سنہ ۱۹۲۴ء میں سفر یورپ کے دوران میں عرشہ جہاز سے ارسال فرمایا تھا۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرنے اور صدقات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرنے کی بھی کوشش کرے جو حضور چاہتے ہیں۔ اور جس کا اظہار حضور نے اس پیغام میں بھی فرمایا ہے۔ (خورشید احمد)

"جب سے یہ سفر شروع ہوا ہے۔ میں پہلے سے زیادہ آپ سب کے واسطے دعائیں کرتا ہوں۔ میں نے سب بہنوں اور بھائیوں میں ایسی مخلصانہ محبت اور جذبہ فداکاری پایا ہے۔ جس کی خود خاکسار کو بھی اس سے پہلے خبر نہ تھی۔

اے میری جماعت کے لوگو! اللہ تمہیں برکت دے۔ اس پر مضبوط ایمان رکھو۔ اسی سے سچی محبت کرو۔ اور اس کے حضور میں فدا ہو جاؤ۔ اس کے رسولوں کی عزت۔ اور فرمانبرداری کرو۔

برادران! تم چاروں طرف سے مخالفوں سے گھرے ہوئے ہو۔ تم کبھی اس بات کو نہ بھولو۔ سوچو۔ کہ اگر خدا تعالیٰ ابھی تم کو چھوڑ دے۔ تو تمہارا انجام کیسا تلخ ہوگا پس جہاں تک ہو سکے۔ خدا کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ اور یہ مقصد سچا احمدی بننے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اپنی دعاؤں میں استقامت اختیار کرو۔ اللہ کے لئے ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور اپنے تمام کاروبار میں اعلیٰ درجہ کی دیانتداری اختیار کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اپنے بھائیوں سے پیار کرو۔ اور اسلام کی اشاعت دنیا کے دور دراز کونوں تک کرو۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ تم اس مشن کی کامیابی کے واسطے دعا کرو۔ جس پر میں جا رہا ہوں۔

تم نہیں جانتے بلکہ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے۔ آپ لوگوں سے جدا ہونا میرے لئے کس قدر دردناک تھا۔ اور آپ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا میرے لئے کس قدر صدمہ پہنچانے والا ہوا۔ لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے۔ میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے اور رہیگی۔ میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں۔ تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے اب افسوس کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کیوں مجھے خود یورپ جانے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ جدائی ان کو شاق گذر رہی ہے۔ لیکن اس موجودہ غم کو بھول کر بڑے فوائد کے حاصل کرنے کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ آؤ ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمیں کامیابی کی راہ پر چلائے۔ پس اے میرے بھائیو اور بہنو! خدا کی برکتیں تم پر ہوں۔ جہاں کہیں تم ہو۔ اور جس حالت میں تم ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔"

(مندرجہ بالا سطور سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں اپنی جماعت کے متعلق کتنی تڑپ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور دنیا کے دور دراز علاقوں تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی اس تڑپ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

"کیسا اندوہناک تھا۔ کیسا حسرت خیز تھا وہ دل جو اس محبت سے نا آشنا ہے جو مجھے احمدی جماعت سے ہے۔ اور وہ دل جو اس محبت سے نا آشنا ہے جو احمدی جماعت کو مجھ سے ہے وہ اس حالت کا اندازہ نہیں کر سکتا اور کون ہے جو اس درد سے آشنا ہو جس میں ہم شریک ہیں کہ وہ اس کیفیت کو سمجھ سکے۔ لوگ کہیں گے کہ جدائی روز ہوتی ہے اور علیحدگی زمانے کے خواص میں سے ہے۔ مگر کون اندھے کو سورج دکھائے اور بہرے کو آواز کی دلکشی سے آگاہ کرے اس نے کب للہ اور فی اللہ محبت کا مزہ چکھا کہ وہ اس لطف اور اس درد کو محسوس کرے۔ اس نے کب اس پیالہ کو پیا کہ وہ اس کی مست کر دینے والی کیفیت سے آگاہ ہو۔ دنیا میں لیڈر بھی ہیں اور ان کے پیرو بھی۔ عاشق بھی ہیں۔ اور ان کے معشوق بھی۔ محب بھی ہیں اور ان کے محبوب بھی۔ مگر

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

کب ان کو اس ہاتھ نے تاگے میں پرو دیا۔ جس نے ہمیں پرو دیا۔ آہ! نادان کیا جانیں کہ خدا کے پروئے ہوؤں اور بندوں کے پروئے ہوؤں میں فرق ہوتے ہیں۔ بندہ لاکھ پروئے۔ پھر بھی سب موتی جدا کے جدا رہتے ہیں۔ مگر خدا کے پروئے ہوئے موتی کبھی جدا نہیں ہوتے۔ وہ اس دنیا میں بھی اکٹھے رہتے ہیں۔ اور اگلے جہاں میں بھی اکٹھے ہی رکھے جاتے ہیں۔ پھر ان کے دلوں کے اتصال اور ان کے قلوب کی یگانگت پر کسی اور جماعت یا اور تعلق کا قیاس کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

غرض کہ اس سفر نے اس پوشیدہ محبت کو جو احمدی جماعت کو مجھ سے تھی۔ اور جو مجھے ان سے تھی۔ نکال کر باہر کر دیا۔ اور ہمارے چھپے ہوئے راز ظاہر ہو گئے۔ اور ان کا ظاہر ہونے کا حق بھی تھا۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

اے عزیزو! میں آپ سے دور ہوں۔ مگر جسم دور ہے۔ روح نہیں۔ میرے جسم کا ذرہ ذرہ اور میری روح کی ہر طاقت تمہارے لئے دعا میں مشغول ہے اور سوتے جاگتے میرا دل تمہاری بھلائی کی فکر میں ہے۔ میں اپنے مقصد کے متعلق جہاز میں ہی ایک حصہ کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ اور اپنے وقت پر اسکو ظاہر کروں گا۔ مگر میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مجھے جس قدر ہندوستان میں یقین تھا کہ اگر اسلام پھیل سکتا ہے تو آپ لوگوں کے ذریعہ سے اب اس سے بہت زیادہ یقین ہے۔ آہ! تم ہی وہ خدا کا عرش ہو۔ جس پر سے خدا تعالیٰ حکومت کر رہا ہے۔ تم کو خدا نے نور دیا ہے۔ جبکہ دنیا اندھیروں میں ہے۔ تم کو خدا نے ہمت دی ہے۔ جبکہ دنیا مایوسیوں کا شکار ہو رہی ہے۔ تم کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ جبکہ دنیا اسکے غضب کو اپنے پر نازل کر رہی ہے اور کیوں نہ ہو تم خدا کی پاک جماعت ہو۔ تمہارے دل اس کے عرش ہیں۔ آہ! اندھی دنیا کو کیا معلوم ہے کہ جب ایک احمدی ان کے محلہ میں پھرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا سورج ہے۔ جو اس کے ظلمت کدہ کو منور کر رہا ہے۔ مگر اندھے کو روشنی کون دکھائے۔ خوبصورت چہرہ بدصورت کے مقابلہ پر ہی زیادہ بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اور میں دنیا کو دیکھ کر اس جماعت کی خوبصورتی کو دیکھتا ہوں۔ کاش! لوگ میری آنکھیں لیتے اور پھر دیکھتے کاش! لوگوں کو میرے کان ملتے اور پھر سنتے۔ تب وہ تم میں وہ کچھ دیکھتے۔ جس کے دیکھنے اور سننے کی انہیں امید نہ تھی۔ مگر ہر امر کے لئے ایک وقت ہوتا ہے وہ دن آتے ہیں کہ جب مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ کو لوگ دیکھیں گے۔ کاش! ہم بھی اس دن کو جو خدا کے پہلوان کی فتح کا دن ہوگا۔ دیکھیں۔

اے عزیزو! اب میں اپنے خط کو ختم کرتا ہوں۔ مگر یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ صاف کپڑے کی نگہداشت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ میلے پر اور میل بھی لگ جائے تو اس کا پتہ نہیں لگتا۔ پس اپنے آپ کو صاف رکھو تا قدوس خدا تمہارے ذریعہ سے اپنے قدس کو ظاہر کرے۔ اور اپنے چہرہ کو بے نقاب کرے۔ اتحاد۔ محبت۔ ایثار۔ نرمی۔ اطاعت۔ ہمدردی بنی نوع انسان۔ عفو۔ شکر احسان اور تقویٰ کے ذریعہ سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کا ہتھیار بننے کے قابل بناؤ۔ یاد رکھو تمہاری سلامتی سے ہی آج دنیا کی سلامتی ہے۔ اور تمہاری ہلاکت سے ہی دین کی ہلاکت دنیا تم کو تباہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر مجھے اس کا فکر نہیں۔ اگر تم خدا کو ناراض کر کے خود اپنے آپ کو ہلاک کر لو۔ تو دنیا تم کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ کیونکہ خدا نے تم کو بڑھنے کے لئے پیدا کیا ہے نہ ہلاک ہونے کے لئے"

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ بھی ہو۔ اور ہمارے ساتھ بھی۔ آمین"

خاکسار:-

مرزا محمود احمد

۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے مختلف مقامات پر دردمندانہ دعائیں اور صدقات

نسیم آباد اسٹیٹ سندھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ کی خبر سنکر نسیم آباد اسٹیٹ کنجیجی سندھ کے تمام احباب میں سخت بے چینی اور اضطراب تھا۔ جناب مرزا اکمل بیگ صاحب نے جماعت کو صبر کی تلقین کی۔ جماعت نے اجتماعی طور پر دعائیں کیں۔ اور فوری طور پر چار بکرے صدقہ کئے گئے۔ مستورات کی طرف سے بھی دو بکرے صدقہ کئے گئے۔ اور دعاؤں کو جاری رکھنے کا پروگرام مرتب کیا۔ جس پر عمل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار مرزا منظور احمد منیجر نسیم آباد اسٹیٹ کنجیجی سندھ)

لائل پور

جماعت احمدیہ لائل پور کے احباب نے مسجد میں اکٹھے ہو کر حضور کی صحت کے لئے دعائیں کیں۔ دو بکرے صدقہ کئے گئے۔ کچھ رقم یتامیٰ اور بیواؤں میں تقسیم کی گئی۔ نیز احباب جماعت نے اس فعل کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اور اس حملہ کی پُرزور مذمت کی۔ اور روزوں کی تحریک کے علاوہ حضور کی درازیٔ عمر کے لئے دعا میں مشغول رہنے کے لئے احباب جماعت سے التدعا کی گئی۔

خاکسار شیخ محمد یوسف منشی محلہ مسجد احمدیہ لائل پور (پنجاب)

کوئٹہ

مورخہ ۱۱ مارچ کی صبح کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر وحشیانہ اور بزدلانہ حملہ کی جانکاہ خبر سنتے ہی جملہ احباب مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے شروع ہو گئے۔ جناب امیر صاحب نے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ اور گریہ زاری کے ساتھ لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد پانچ بکرے صدقہ دیئے گئے۔ ہفتہ کی صبح کو پھر چھ بکرے صدقہ دے دیئے گئے۔ اسی روز احباب نے روزہ بھی رکھا۔ اور دعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے آقا کو جلد صحت عطا فرما کر تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

چک ۸۲ ع ل ضلع لائل پور

ہماری جماعت نے نماز جمعۃ المبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور بعد نماز جمعہ دو بکرے صدقہ کے دیئے۔ خاکسار عبد الرحمٰن قادیانی سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۲ ع ل ج۔ب سر شمیر روڈ ضلع لائل پور۔

حیدرآباد سندھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ کی اندوہناک خبر سے جماعت کے تمام افراد کو سخت اضطراب اور رنج والم ہؤا۔ ۱۲ مارچ کے خطبہ جمعہ میں خاکسار نے صبر و تحمل کی تلقین اور مزید قربانیوں کے لئے تحریک کی۔ نیز جماعت کو صدقہ و خیرات کی تحریک کی گئی۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد نے دو بکرے ذبح کر کے پچاس غریب گھروں میں گوشت تقسیم کیا۔ اور چالیس نادار اور غریب مہاجرین و غیر مہاجرین احمدیوں اور غیر احمدیوں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ تاکہ وہ اپنی ضروریات کے مطابق فائدہ اٹھا سکیں۔ نیز دعائیں جاری رکھیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کو کامل صحت جلد از جلد عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار سید احمد علی سیال کوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ مکان ع ۱۷۹۹ قبی گلی۔ حیدرآباد (سندھ)

وزیر آباد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر کسی بدبخت کے ہاتھوں قاتلانہ حملہ کی دردناک اطلاع ملتے ہی جماعت احمدیہ وزیر آباد میں غم و اضطراب کی شدید لہر دوڑ گئی۔ مسجد احمدیہ میں فی الفور اجتماع ہؤا۔ صدقہ کے طور پر -/۵۰ روپے مرکز میں بھجوا دیئے گئے۔ اور اجتماعی دعا کی گئی۔

(ایس۔ ایم عبد اللہ سیکرٹری امور عامہ معرفت ہاگورا ورکس وزیر آباد)

بدین

جماعت احمدیہ بدین سندھ ہر دوسرے دن ایک بکرا بطور صدقہ اور روزانہ مسجد احمدیہ میں شام کو اجتماعی دعائیں کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے جان و مال و بیوی بچوں سے پیارے آقا کو جلد از جلد شفایاب کرے۔ ملک عبد الرحمٰن احمدی قائد خدام الاحمدیہ بدین بمقام بدین ضلع حیدرآباد سندھ۔

گوٹھ ننھے خاں سندھ

مورخہ ۱۵ ؍۳ ؍۵۴ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے بطور صدقہ دو بکرے دیئے گئے اور حضور کی کامل صحت عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

خاکسار ننھے خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ ننھے خاں ذیلدار تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور میرس سندھ

اب سابقون الاولون کے دور اول میں کون شامل ہو سکتے ہیں

تحریک جدید کے دورِ اول میں جو مجاہدین ہیں۔ وہ سابقون الاولون کہلاتے ہیں۔ اس دور والوں کے نام اور ان کی انیس سالہ دی ہوئی مدد ایک کتاب میں شائع ہونے والی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف تحریک جدید میں انیس سال تک متواتر قربانی کرنے والے کو بھیجی جائیگی۔ بلکہ تمام لائبریریوں اور جماعتوں میں بھی پھیلائی جائیگی۔

(۱) "سابقون الاولون" کی اس صف میں اب صرف وہی آسکتے ہیں۔ جنہوں نے پہلے دس سال کا چندہ تو ادا کیا ہو۔ مگر اس کے بعد حالات کی مجبوری سے شامل نہ ہو سکے ہوں۔ لیکن اب ان کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی ہو۔ وہ شامل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کہ وہ گیارھویں سال سے انیسویں سال تک کا چندہ اپنی موجودہ توفیق کے مطابق دے لیں۔ یا

(۲) وہ اب شامل ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے گیارھویں سال میں سے انیسویں سال تک کے دوران میں چند سال ادا کر دیئے تھے۔ لیکن کچھ سال خالی ہیں۔ یا بعض کا کچھ بقایا ہے۔ وہ بھی انیسویں سال تک کی ادائیگی کر کے شامل ہو سکتے ہیں۔

(۳) وکیل المال تحریک جدید ربوہ انیس سالہ فہرست تیار کر رہا ہے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں دفتر کی کوشش یہ ہے۔ کہ آخر اپریل تک فہرست تیار ہو جائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے احباب کو جن کے ذمہ کچھ بقایا، یا کوئی سال خالی ہے۔ فرمایا کہ

(۴) "پہلی فہرست اپریل میں شائع ہو گی۔ اس وقت تک محکمہ اپنے کاغذات تیار کر لے گا۔ تمام دوست اس وقت تک اپنے بقائے ادا کر دیں۔ تا ان کا نام فہرست سے رہ نہ جائے۔"

(۵) دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ ان کو ایک چٹھی کے ذریعہ اطلاع بھی دے رہا ہے۔ بقایا داران کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا ان کا نام فہرست سے رہ نہ جائے۔

(۶) اگر کسی کو دفتر سے چٹھی نہ مل سکی مگر اس کا بقایا ہے۔ تو انہیں ادا کر دینا چاہیئے۔ اگر یاد نہ ہو۔ تو ایسے احباب دفتر سے دریافت فرماویں (وکیل المال تحریک جدید)

نیک نمونہ

مجلس مرکزیہ کے پاس صرف دو انسپکٹر ہیں۔ کوشش تو کی جاتی ہے۔ کہ سال میں کم از کم ایک مرتبہ تمام مجالس کا دورہ ہو جائے۔ لیکن اس طرح نئی مجالس کا قیام مشکل ہے۔ گذشتہ سالوں میں یہ تحریک کی جاتی رہی تھی۔ کہ مجالس اپنی قریب کی ایسی جماعتوں میں وفود بھجوائیں۔ جہاں ابھی مجلس کی شاخ قائم نہیں۔ اور وہاں مجلس قائم کریں۔ اور خدام کو بیدار کریں۔

اس سال خانیوال کی مجلس نے اس پر عمل کر کے اطلاع دی ہے۔ چنانچہ ۲۲ ؍۲ ؍۵۴ کو بھی خانیوال کا ایک وفد قائد مقامی کی زیر صدارت چک ۱۰R ؍۱۷ میں گیا۔ اور وہاں مجلس قائم کی۔ عہدیداروں کا انتخاب کرایا۔ اور احمدی نوجوانوں کو بیداری کی تلقین کی۔ اس کے علاوہ وہاں کی جماعت کے افراد کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس سلسلہ میں بہت کامیابی نصیب ہوئی۔

دوسری مجالس بھی اس طرف توجہ کریں۔ اور ایک پروگرام بنا کر اپنے قرب و جوار کی جماعتوں میں ضرور بھجوائیں۔ نئی مجالس قائم کریں۔ اور قائم شدہ مجالس میں بیداری پیدا کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران خالد مطلع رہیں

فروری کے مہینے میں جملہ خریداران خالد کو ان کا حساب بھجوا کر بقائے سے اطلاع دی گئی تھی۔ اور درخواست کی گئی تھی۔ کہ خریدار احباب اپنا بقایا اور آئندہ سال کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس پر بہت کم احباب نے توجہ دی ہے۔ پس میں ایسے جملہ خریداران کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ براہِ کرم پانچ اپریل ۵۴ء تک اپنا بقایا اور سال رواں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ یا کم سے کم اتنی اطلاع ضرور دیں۔ کہ وہ کس تاریخ تک رقم بھجوا دیں گے۔ بصورت دیگر ۱۰ اپریل ۵۴ء سے بقایا داران کی خدمت میں وی۔ پی بھجوانے شروع کر دیئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا ان کے ذمہ ہو گا۔ اگر آپ نے کسی وجہ سے وی۔ پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو اس کے متعلق ایک خط لکھ کر اطلاع کر دیں۔

دفتر خالد کی طرف سے اس وقت تک وی۔ پی محض اس وجہ سے نہیں بھجوائے گئے۔ کہ بلا ضرورت زیادہ رقم خرچ نہ ہو۔ اب مجبوراً وی۔ پی بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے آٹھ بچے مختلف کلاسوں کا امتحان دینے والے ہیں۔ خاکسار محمد ابراہیم کنسٹیبل پولیس تھانہ ۱۸ ہزاری ضلع جھنگ

میرا چھوٹا بھائی عتیق عالم فاروقی سندھ سے ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ محمد خلیق عالم فاروقی راولپنڈی۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

فلسفہ احکام اسلام

بعث بعد الموت کا اسلامی نظریہ اور علوم جدید (۴)

(از میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب پشاور)

حضرت شاہ ولی اللہ کا مذہب

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی بھی اجسام کے حشر کے قائل تھے۔ چنانچہ آپ اپنی مشہور تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ از عربی) انسان کے بدن میں خلاصۂ اختلاط سے ایک بخار لطیف قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ جس سے قوئ حاسہ و محرکہ و مدبرہ غذا کا قیام ہے۔ اس بخار کے رقیق یا غلیظ یا صاف یا مکدر ہونے سے قویٰ کے افعال میں اثر خاص پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی عضو پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے۔ جس سے اس عضو کے مناسب بخار پیدا ہونے میں فساد واقع ہو جائے۔ تو اس کے افعال میں فتور ظاہر ہوتا ہے۔ اس بخار کی تولید موجب حیات ہے۔ اور اس کی تحلیل موجب موت۔ اس بخار کو روح ہوائی بھی کہتے ہیں۔ یہ روح جسم انسانی میں اس طرح رہتی ہے۔ جس طرح گلاب کے پھول میں نمی۔ یا کوئلہ میں آگ۔ لیکن یہ روح حقیقی نہیں ہے۔ بلکہ یہ روح وہ مادہ ہے۔ جس سے روح حقیقی کو تعلق ہوتا ہے۔ چونکہ اختلاط بدن میں ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے۔ کہ روح ہوائی میں بھی جو ان اخلاط سے پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ مگر روح حقیقی ان تغیرات سے بالکل محفوظ رہتی ہے۔ اور اسی سے ذی روح کی ہویت قائم رہتی ہے۔ روح حقیقی کو اولاً روح ہوائی سے اور ثانیاً بدن سے تعلق ہوتا ہے۔"......

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم کو وجدان صحیح سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جب بدن انسانی میں استعداد تولید روح ہوائی باقی نہیں رہتی تو روح ہوائی کا بدن انسانی سے انفکاک ہو جاتا ہے۔ اسی انفکاک کا نام موت ہے۔ لیکن موت سے روح قدسی کا روح ہوائی سے انفکاک نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان کی موت روح اور روح ہوائی کے لئے نشأۃ ثانی ہوتا ہے۔"......

پھر فرماتے ہیں۔ فمن قال بان النفس اللطیفۃ المخصوصۃ بالانسان عند الموت ترفض المادۃ مطلقاً۔ فقد خرص۔ لھا مادۃ بالذات و ھی النسمۃ۔ مادۃ بالعرض وھو جسم الارض۔ فاذا مات الانسان لم یغر نفسہ زوال المادۃ الارضیۃ۔ وبقیت حالتہ لمادۃ النسمۃ......

(ترجمہ) جو شخص کہتا ہے۔ کہ موت کے وقت انسان کا نفس ناطقہ مادہ کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ وہ جھک مارتا ہے۔ روح کے لئے دو قسم کا مادہ ہے۔ ایک سے روح کا بالذات تعلق ہے۔ اور دوسرے سے بالعرض۔ یعنی جسم خاکی سے (یعنی زندگی میں روح نسمہ اور جسم خاکی کا نظام۔ دماغ۔ قلب۔ دورانِ خون۔ اور مختلف اغذیہ کی رطوبتوں (Endo Crines) ہارمون معدنی اور نباتی مادوں کے ذریعہ سے قائم رہتی ہے۔ خاکسار۔ ناقل) جب آدمی مر جاتا ہے۔ تو مادہ خاکی کا زائل ہونا اسے کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔ بلکہ روح انسانی بدستور مادہ نسمیہ میں حلول کئے رہتی ہے۔" (ترجمہ از خیر المقال مطبوعہ ۱۸۹۰)

جسم کے بعث کے متعلق احمدی عقیدہ

احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں ہمارا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ اُخروی زندگی میں روح اور جسم دونوں شریک ہوں گے۔ مگر وہ جسم موجودہ کثیف جسم نہ ہوگا۔ بلکہ ایک لطیف روحانی جسم ہوگا۔ یہ جسم خاکی مٹی میں مل کر فنا ہو جائیگا۔ مگر اس کے کسی باریک حصہ کو لے کر (جو درحقیقت روحانی حصہ ہی ہوگا) اللہ تعالےٰ اپنی صفات خالق علیم اور ربّ کے ماتحت نشوو نما دینا شروع کر دے گا۔ اور اس سے انسان کا نیا جسم بنا دے گا۔ انسان اپنے ذہن میں اس نئے جسم کو پہلے مادی جسم کا ایک تسلسل ہی سمجھے گا۔ اور یقین رکھے گا۔ کہ میں وہی آدمی ہوں۔ جو دنیا میں ہُوا کرتا تھا۔ مگر وہ جسم اور ہوگا۔ (ملخص از تفسیر کبیر سورہ النبأ)

جس طرح خواب کے اندر انسان جو نظارے دیکھتا ہے۔ وہ روحانی ہوتے ہیں۔ مگر انسان ان کو مادی سمجھتا ہے۔ اور خواب کو حقیقی نظارہ جان رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ خواب میں نہ تو اس کی مادی آنکھ نظارہ دیکھتی ہے۔ اور نہ ہی یہ مادی کان آواز کو سنتے ہیں۔ کیونکہ انسان کا جسم آرام سے بستر پر سویا ہوتا ہے۔ پس نیند بھی ایک عارضی موت ہے۔ اور بیدار ہونا عارضی بعث ہے۔ جو حقیقی موت اور حیات بعد الموت کے لئے بطور آئینہ ہیں۔ (اس کی تفصیل آگے آئیگی)

عجب الذنب کے بعث کا مطلب

حدیث شریف میں بھی جسم کے بعث کے متعلق لطیف اشارات موجود ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ " انسان کو عجب الذنب سے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ (نامکمل مفہوم از مشکوٰۃ) واضح ہو۔ کہ عجب الذنب انسان کی پیٹھ میں فقرات الظہر کا وہ آخری مُہرہ ہے جو بہت ہی باریک اور جسم میں سب سے چھوٹی ہڈی ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ قبر میں یہ سب سے آخر میں خاک ہوتی ہے۔ مادی لحاظ سے تو یہ بظاہر قرینِ قیاس نہیں۔ کہ اسی ہڈی سے انسان کا دوبارہ بعث ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ممکن ہے۔ رسول عربی سید الابرار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اس سے ارشاد مبارک جسم کے کسی باریک اور لطیف (روحانی) ذرے کی طرف ہو۔ جو مرتے وقت محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اور جس سے انسان کا جسم دوبارہ بنایا جائے گا۔ (واللہ اعلم) اصل حدیث غالباً یوں ہے۔ یھلک جسد الانسان کل شیءٍ الا عجب الذنب۔ و منہ یرکب یعنی انسان کا جسم سوائے عجب الذنب کے ہلاک ہو جائیگا۔ (یا ہو جاتا ہے) اور اسی (لطیف ذرہ) سے وہ دوبارہ بنایا جائیگا۔

قرآن کریم اور جسم کا احیاء

قرآن کریم میں بھی متعدد مقامات پر جسم کے دوبارہ احیاء کے متعلق آیات موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسے کسی باریک ذرہ سے اسی زمین میں سے ہی انسان دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ جبکہ یہ موجودہ جسم فنا ہو جائیگا۔ فرماتا ہے:۔

قال فیھا تحیون و فیھا تموتون ومنھا تخرجون (اعراف ۲)

یعنی اے بنی آدم۔ تم اسی زمین میں زندہ رہوگے۔ اسی جگہ مروگے۔ اور اسی زمین سے تم سب کو دوبارہ نکالا جائے گا۔ اس آیت میں خطاب عام ہے۔ اور کسی نبی یا ولی کا استثناء نہیں کیا گیا۔ کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔

(۲) پھر فرماتا ہے۔ واللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحاباً فسقنٰہ الیٰ بلد میت فاحیینا بہ الارض بعد موتھا۔ کذالک النشور (فاطر ۲)

یعنی اللہ وہ (ذات پاک) ہے۔ جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ پھر وہ بادلوں کو پھیلاتی ہیں۔ پھر ہم ان کو کسی مردہ شہر کو سیراب کرنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ پھر اس پانی کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت کے بعد ہم زندہ کر دیتے ہیں۔ (یاد رکھو) تمہارا دوبارہ زندہ ہونا بھی اسی طرح ہوگا۔"

(۳) نیز فرمایا:۔

ومن اٰیاتہ انک تری الارض خاشعۃ فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت و ربت۔ ان الذی احیاھا لمحی الموتیٰ انہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ (حمٰ سجدہ ۵)

(ترجمہ) اور اس کے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ تو دیکھتا ہے کہ زمین بے حس (بے جان) ہوتی ہے۔ اور جب ہم اس پر بارانِ رحمت نازل کرتے ہیں۔ تو وہ ہری بھری ہو کر لہلہاتی اور ابھرتی ہے۔ یقیناً وہ ذات پاک جس نے اس کو زندہ کیا ہے۔ وہی ضرور مُردوں کو بھی زندہ کرے گی۔ یقیناً وہ (حسین ہستی) ہر شے (حسن و خوبی والے کام) پر قادر ہے۔"

(۴) ایک اور مقام پر قرآن کریم فرماتا ہے۔ والذی نزل من السماء ماءً بقدر۔ فانشرنا بہ بلدۃ میتاً۔ کذالک تخرجون۔ (زخرف ۱) ترجمہ۔ اور اسی ذات پاک نے آسمان (بادلوں) سے پانی نازل کیا۔ اندازہ کے مطابق پھر ہم نے ہی اس کے ذریعہ سے مردہ شہر (بستی) کو زندہ کر دیا۔ اسی طریق پر تم بھی نکالے (دوبارہ زندہ) کئے جاؤ گے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس طرح مردہ زمین جس کی نشوو نما کی طاقت عارضی طور پر معطل ہو چکی ہوتی ہے۔ بارانِ رحمت کے نزول کے بعد پھر زندہ ہو جاتی اور سرسبز و شاداب ہو کر لہلہاتی ہے۔ اسی طرح مردہ انسان کی روح اور جسم کے لطیف ذرہ کو برزخ (قبر) میں اللہ تعالےٰ کی رحمت کے روحانی پانی سے دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ جس طرح (مردہ) زمین کے اندر نشوو نما کی طاقت بالقوہ موجود ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر ذرۂ حیات (بیج) موجود ہوتے ہیں۔ صرف پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مردہ (خشک) ہو جاتی ہے۔ یعنی اس کی صفات میں عارضی تعطل واقع ہو جاتا ہے۔ جو ایک قسم کی موت ہے۔ اسی طرح وفات کے بعد روح اور جسم کے باریک ذرات کی صفات میں بھی عارضی تعطل واقع ہو جائیگا۔ جو بغیر وقفہ کے دُور ہو جائیگا۔ اور برزخ (روحانی قبر) میں ان دونوں کی نشوو نما دوبارہ شروع ہو جائیگی۔ اور یہی مرنے کے بعد نئی زندگی ہے۔ (باقی)

خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام شارٹ ہینڈ کی کلاسز

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام شارٹ ہینڈ کی کلاسز شروع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ فی الحال تجویز یہ ہے۔ کہ انجمن احمدیہ ہال میگرین لین میں نماز مغرب کے معاً بعد یہ کلاسز منعقد ہوں۔ جو دوست اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام اور تعلیمی کوائف کے زعیم حلقہ کی معرفت قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو بھجوا دیں۔

درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۵۷ء ہے۔ دیگر تفصیلات کے لئے ناظم تعلیم مجلس ہذا سے دریافت کریں۔

سید محمود احمد ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

فلاح عامہ کے ادارے

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس وقت ایک ہزار سے زیادہ ایسے ادارے ہیں جو انسانی فلاح وبہبود کے کاموں پر لاکھوں ڈالر سالانہ کے حساب سے خرچ کرتے ہیں۔ ان اداروں کی جانب سے جنہیں امریکہ میں فاؤنڈیشنز کہا جاتا ہے۔ تعلیمی، سائنس اور فلاح عامہ کے جو منصوبوں پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کے اخراجات دس کروڑ ڈالر سالانہ سے بھی زیادہ ہیں بڑے بڑے اداروں میں راک فیلر فاؤنڈیشن، کارنیگی فاؤنڈیشن۔ جولیوس کریسن فاؤنڈیشن ڈیوک فاؤنڈیشن۔ ہرشے فاؤنڈیشن۔ پی باڈی ایجوکیشن فنڈ اور کلیولینڈ فاؤنڈیشن اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ ستمبر ۱۹۵۰ء میں ایک نیا ادارہ قائم ہوا تھا جس کا نام ہے "فورڈ فاؤنڈیشن" اس کا سرمایہ تمام اداروں میں سب سے زیادہ ہے۔ لیکن عمر کے لحاظ سے راک فیلر فاؤنڈیشن امریکہ کا قدیم ترین امدادی ادارہ ہے۔

راک فیلر فاؤنڈیشن جان ڈی راک فیلر نے ۱۹۱۲ء میں اسی قسم سے قائم کیا تھا کہ اس کے ذریعہ انسانی فلاح وبہبود کے کام سرانجام دیئے جائیں۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک ۳۹ سال کی طویل مدت میں فاؤنڈیشن علم کی ترقی کے لئے کوشاں رہی ہے۔ آج کا پروگرام ہی میڈیکل سائنس، نیچرل سائنس (تجرباتی حیاتیات، صحت عامہ) صحت عامہ کے متعلق امور کی انجام دہی اور بعض موذی امراض کا سدباب، عمرانیات۔ انسانی فلاح وبہبود کے کام (مختلف ملکوں کی باہمی ثقافتی تعلقات کو استوار کرنا اور عام ثقافتی معیار کو بلند کرنا) شامل ہیں۔

صحت عامہ کے علاوہ دوسرے کاموں میں راک فیلر فاؤنڈیشن کی سرگرمیاں صرف دوسرے اداروں کو امداد دینے اور مختلف علوم میں لائق افراد کو تربیت دینے تک محدود ہیں۔ جب سے یہ ادارہ قائم ہوا ایک اندازہ کے مطابق اپنی سرگرمیوں پر ۴۴ کروڑ سے زائد رقم خرچ کر چکا ہے۔

راک فیلر فاؤنڈیشن بالعموم اپنے منصوبوں پر بہت کم رقم خرچ کرتی ہے میڈیکل اسکولوں اور توسیعی تحقیقات پر البتہ جی کھول کر خرچ کیا جاتا ہے۔ فاؤنڈیشن کے ارباب اختیارات عام طور پر ایسے منصوبوں کے لئے رقوم کی منظوری دیتے ہیں جن کی تکمیل سے بنی نوع انسان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ ان کا یقین ہے۔ کہ بڑے بڑے کاموں پر تھوڑی تھوڑی کرکے بہت زیادہ رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر سویڈن کے مشہور پروفیسر سویڈبرگ ہی کو لیجئے جنہیں ۱۹۲۶ء میں نوبل پرائز ملا تھا۔ پروفیسر سویڈبرگ نے فزیکل کیمسٹری میں تحقیقاتی کام کرنے کے لئے راک فیلر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک لاکھ ۹۷ ہزار ڈالر کی رقم حاصل کی لیکن یہ رقم انہیں یکمشت ادا نہیں کی گئی بلکہ تھوڑی تھوڑی کرکے دی گئی ۱۹۳۱ء میں انہیں پہلا عطیہ صرف ۱۳ ہزار ڈالر کی مالیت کا دیا گیا تھا۔ اسی طرح کینیڈا کی مک گل یونیورسٹی (مانٹریال) کی نیورولوجیکل انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کے لئے ابتداء میں ڈاکٹر ڈبلیو جی پین فیلڈ کو جو بعد میں اس انسٹی ٹیوٹ کے ناظم مقرر ہوئے صرف ۲۷۴۸۰ ڈالر کا عطیہ دیا گیا تھا۔ لیکن انسٹی ٹیوٹ کی عمارت اور اس کے ساز وسامان کی خریداری پر ۱۲ لاکھ ۱۸ ہزار ۷۵۲ ڈالر خرچ ہوئے۔ جو بہرحال اسی فاؤنڈیشن نے دیئے تھے۔

گذشتہ ۲۹ سال میں راک فیلر فاؤنڈیشن ۱۲ ہزار وظائف دے چکی ہے۔ وظائف یافتگان کو اس بات کی سہولت دی گئی ہے۔ کہ جہاں چاہیں اپنے مضمون میں بہترین تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ فاؤنڈیشن ان کی تعلیم وتربیت طعام ورہائش اور سفر کے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ اور جب یہ لوگ تربیت حاصل کرکے اپنے وطن واپس پہنچتے ہیں۔ اور سرکاری ملازمتوں پر فائز ہوتے ہیں تو ان سے لاکھوں بندگان خدا فیض یاب ہوتے ہیں۔

تعلیم وتربیت کے ساتھ راک فیلر فاؤنڈیشن کم پیداوار کے علاقوں کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی جانب بھی اپنی توجہ مبذول کئے ہوئے ہے چنانچہ حکومت میکسیکو فاؤنڈیشن کی امداد سے غذائی قلت کا مسئلہ سے نپٹنے کے لئے سخت جدوجہد کر رہی ہے یہ کام ۱۹۴۳ء سے جاری ہے۔ اور اس کی وجہ سے میکسیکو کی غذائی پیداوار بڑھ گئی ہے۔ اور اس کی اجناس خوردنی کی قسم بھی بہتر ہو گئی ہے راک فیلر فاؤنڈیشن کی امداد سے وسطی اور جنوبی امریکہ کے ممالک اپنی غذائی پیداوار کے ساتھ ساتھ اپنی اگریکلچرل سائنس میں اضافہ کرتے رہے ۱۹۴۹ء میں فاؤنڈیشن نے زراعت کے متعلق شہر میکسیکو میں ایک کانفرنس منعقد کی جس میں کوسٹاریکا، کیوبا، گوئٹے مالا، پیرو، یوراگوئے، اور وینزویلا کے زرعی سائنسدانوں نے شرکت کی ۱۹۴۲ء میں اس نے صرف کولمبیا کے زرعی سائنسدانوں کو اڑھائی لاکھ ڈالر کی امداد دی۔

۱۹۴۹ء میں اس نے چلی، برازیل، ہنڈوراس، پیراگوائے، کوسٹاریکا کے زرعی وطبی اسکولوں کو کافی امداد دینے کے علاوہ ٹوریالبا کے انٹر امریکن انسٹی ٹیوٹ آف اگریکلچرل سائنس کو بھی خطیر رقم عطا کی تھی۔ جو امریکی جمہوریتوں سے باہمی معاہدے کے تحت متعلقہ حکومتوں اور ملکی اداروں کی امداد سے زرعی پیداوار میں اضافے کی اسکیموں کو عملی جامہ پہناتا ہے۔

سارڈینیا میں انسداد ملیریا کی مہم بھی راک فیلر فاؤنڈیشن کی ٹیکنیکل نگرانی میں جاری ہے۔ یہ جزیرہ بحیرہ روم میں واقعہ ہے۔ اور اس پر اطالیہ کا قبضہ ہے اس کا رقبہ ۹ ہزار مربع میل سے زیادہ ہے۔ صدیوں سے یہ جزیرہ انسانی آبادی کے ناقابل چلا آرہا تھا۔ مچھروں کی افراط کی وجہ سے سال بھر میں دس فی صدی آبادی لقمہ اجل بن جاتی تھی۔ مگر جب راک فیلر فاؤنڈیشن نے اپنی مہم شروع کی۔ حالات کافی حد تک قابو میں آگئے ہیں۔ گذشتہ ۵ سال میں جو وہاں کام ہوا اس کی وجہ سے ملیریا اب خطرناک چیز نہیں رہی۔ امید ہے چند سالوں میں سارڈینیا میں ملیریا کا پوری طرح قلع قمع ہو جائے گا۔

اس سے پہلے فاؤنڈیشن کو برازیل اور مصر میں انسداد ملیریا کی مہم میں کامیابی ہو چکی ہے۔

تجارتی جائزہ!

روئی کا بازار گذشتہ ہفتہ کافی تیز رہا۔ قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا۔ چین سے روئی کی مانگ آرہی تھی ایم ٹی ڈالر کی قیمت ۷۷ روپے ۱۲ آنے سے بڑھ کر ۸۶ روپے ۸ر ہوگئی۔ واضح رہے کہ سال رواں میں یہ روئی کی سب سے اونچی قیمت تھی۔ چین کی مانگ کے علاوہ برآمد کنندگان اور سٹہ باز جاپان اور دیگر ممالک سے مانگ آنے کی توقع میں بھی خریداری کر رہے تھے۔ ایک روز میں چالیس تا پچاس ہزار گانٹھ تک کے سودے ہوئے۔ مگر یہ سماں ہی صرف دو روز رہی عموماً ۱۲ تا ۱۵ ہزار گانٹھ روئی کی خرید وفروخت روزانہ ہوتی رہی۔ ہفتے کے آخر میں روئی کی قیمت میں معمولی تخفیف ہوئی۔ ایم۔ ٹی ڈالر کا بھاؤ ۸۵ روپے ہو گیا تجارتی حلقوں نے بتایا۔ کہ یہ تخفیف قیمتوں میں زبردست اضافہ کے ردعمل کے طور پر ہوئی تھی۔ خریداروں نے قیمتوں میں متواتر اضافہ کے سبب خریداری ترک کردی تھی۔ نیز اکھاڑے میں معمولی کمی ہوئی۔ ہفتے کے آخر میں دساور سے نئی مانگ بھی نہیں آرہی تھی۔ اور صرف پرانے سودوں کی COVERING ہو رہی تھی۔

جہاں تک اعداد وشمار کا تعلق ہے۔ اس اعتبار سے روئی کی پوزیشن کافی مضبوط ہے۔ اب تک گذشتہ چھ ماہ کے اندر برآمد کا ماہانہ اوسط ایک لاکھ گانٹھ رہا ہے۔ جب کہ دیسی ملوں سے ۵ ہزار گانٹھ ماہانہ کے حساب سے خریداری کی ہے۔ اس طرح نو لاکھ گانٹھ روئی اب تک فروخت ہو چکی ہے۔ اگر دیسی ملوں میں روئی کی کھپت کی موجودہ رفتار قائم رہی جس کی قوی امید ہے۔ تو صرف ۳ لاکھ گانٹھ روئی مزید برآمد کے لئے بچ رہے گی۔ واضح رہے۔ کہ پاکستانی روئی کی فصل کا تخمینہ اس سال ۱۵ لاکھ گانٹھ کے برابر ہے تجارتی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ تین لاکھ گانٹھ روئی کی برآمد میں انہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ کیونکہ ابھی موجودہ تجارتی سال کو ختم ہونے میں چھ ماہ باقی ہیں یکم ستمبر ۵۳ء سے ۴ مارچ ۵۴ء تک پاکستان نے ۶ لاکھ ۲۳ ہزار ۸۰۸ گانٹھ روئی برآمد کی جب کہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں ۸ لاکھ ۲۱ ہزار ۹۶۶ گانٹھ روئی برآمد کی گئی تھی موجودہ سال ۸۸۲۰۶ گانٹھ روئی برطانیہ کو ۱۶۷۸۳ گانٹھ وسط یورپ، ۴۲۳۶۲ گانٹھ چین ۱۴۹۹۶۶ گانٹھ جاپان، ۱۱۰۳۲۷ گانٹھ امریکہ ۳۵۲۲۲ گانٹھ آسٹریلیا، ۷۶۴۹ گانٹھ ایشیائی ممالک، ۷۴۵۱ گانٹھ دیگر بیرونی ممالک اور ۲۳۹۰۵ گانٹھ مشرقی بنگال کو برآمد کی گئی۔ واضح ہے کہ اس سال جاپان کی خریداری میں زبردست کمی ہوئی ہے گذشتہ سال اسی عرصہ میں جاپان نے ۴۶۱۴۳ گانٹھ روئی درآمد کی تھی۔ جب کہ اس سال صرف ۱۴۹۹۶۶ گانٹھ روئی درآمد کی ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ پاکستان میں جاپانی کپڑوں کی درآمد پر پابندی کے سبب موخر الذکر نے روئی کی خریداری کم کر دی ہے۔ مگر اس کے برخلاف چین سے مانگ میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ چین نے اب تک ۱۴۷۲۶۴ گانٹھ روئی خریدی ہے۔ جب کہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں اس نے صرف ۵۸۰۳۳ گانٹھ روئی خریدی تھی۔ تجارتی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ جاپان سے روئی کی مانگ میں اضافہ نہ ہوا۔ تو چین اس سال پاکستانی روئی کا سب سے بڑا خریدار ہوگا۔

اندرونی علاقوں سے اب تک ۱۱ لاکھ ۸۰ ہزار ۸۵ گانٹھ روئی موصول ہوئی ہے۔ جس میں دو لاکھ ۵۴ ہزار گانٹھ گذشتہ سال کی روئی باقیماندہ تھی اس کے علاوہ ۴ لاکھ ۹۳ ہزار ۲۷۵ گانٹھ سندھ سے ۴ لاکھ ۷۹۲ گانٹھ پنجاب سے ۴۱ ہزار ۹۱۴ گانٹھ بہاولپور سے اور ۴۶۳ گانٹھ دوسرے علاقوں سے موصول ہوئی۔ گذشتہ سال اس عرصہ میں ۱۶ لاکھ ۲۷ ہزار ۱۰۳ گانٹھ روئی موصول ہوئی تھی فی الحال کراچی میں ۴ لاکھ ۸۰ ہزار گانٹھ روئی کا اسٹاک موجود ہے۔ جب کہ گذشتہ سال ۷ لاکھ ۳۸ ہزار گانٹھ اسٹاک تھا۔ موجودہ اسٹاک میں سے ۴ لاکھ ۳۰ ہزار گانٹھیں فروخت شدہ ہیں۔ اور برآمد کرنے والوں کے پاس موجود ہے۔ باقی ۳۸ ہزار گانٹھ فروخت شدہ ہے۔

واضح رہے کہ گذشتہ ہفتہ ریشہ دار روئی کے ساتھ ساتھ دیسی روئی کی قیمت میں اضافہ ہوا۔ بیرونی ممالک اس میں کافی دلچسپی لے رہے تھے۔ اس کے علاوہ اس کا اسٹاک بہت کم ہے۔ سندھ اور بہاولپور دیسی کی قیمت ۸۰ روپیہ سے بڑھ کر ۸۳ روپیہ ہو گئی۔

بنولہ: بنولہ کا بازار گذشتہ ہفتہ مندا رہا تیل کا بازار مندا ہونے کے سبب قیمتوں میں معمولی تخفیف ہوئی خریداری بھی معمولی طور پر ہوتی رہی۔ سرسوں کی مارکیٹ بھی بے جان رہی چٹاگانگ سے کوئی مانگ نہیں آرہی تھی۔ اس کے علاوہ کھوپرے کے تیل کی درآمد کی افواہ کے سبب بازار مندا رہا۔ معمولی خرید وفروخت ہوتی رہی۔

باردانہ: باردانہ کی قیمتیں بدستور رہیں۔ بوری کے بھاؤ میں اسٹاک کی کمی کے سبب تھوڑی سی تیزی تھی۔ تیلی اور کتان کی قیمت اپنی سطح پر قائم رہی روزانہ تقریباً ۱۷۵ گانٹھ کی خرید وفروخت ہوتی رہی گذشتہ ہفتہ چٹاگانگ سے کوئی جہاز مال لے کر نہیں آیا۔ مل والے بھی فروخت نہیں کر رہے تھے۔ بی ٹوئل کی قیمت ۳۶ روپیہ تھی۔ تیلی کا بھاؤ ۵۷ روپیہ آٹھ آنے اور تیلی آدم جی کا ۶۰ روپے تھا۔

صرافہ: گذشتہ ہفتہ سونے کی قیمت میں معمولی تخفیف ہوئی۔ سونا کا حاضر بھاؤ ۹۸ روپیہ ۱۲ آنے فی سے گھٹ کر ۹۷ روپے ۱۲ آنے ہو گیا۔ مانگ کم تھی اس کے علاوہ ڈھاکہ میں سونے کی قیمت گرنے کے سبب بھی تخفیف کا رجحان رونما ہوا۔ اس کے

علاوہ چاندی کا بازار مضبوط رہا۔ اسٹاک کی شدید کمی اور اوسطاً مانگ کے تحت چاندی ہنڈرکی قیمت میں ۴ روپے فی صد تولہ کا اضافہ ہوا۔ اس کی قیمت ۵۳ روپے تھی۔

پارچہ جات: گذشتہ ہفتہ کپڑے کی منڈی میں خرید و فروخت معمولی ہوئی۔ خریدار بجٹ کے انتظار میں تھے۔ عام طور پر یہ افواہ گرم تھی۔ کہ حکومت دیسی اور درآمد شدہ کپڑوں پر EXCISE ڈیوٹی میں اضافہ کرے گی۔ اس کے علاوہ یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ حکومت تاجروں کو کپڑے کی درآمد کے لئے ۳ کروڑ کا لائسنس اس ہفتہ جاری کردے گی دوسری طرف اسٹاک رکھنے والے بھی کم قیمت پر مال بیچنے میں محتاط تھے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اپریل میں دیسی کپڑوں پر کنٹرول اٹھ جانے سے قیمتوں میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کا خیال تھا کہ جو لائسنس کپڑے کی درآمد کے لئے جاری کئے جائیں گے۔ ان پر درآمد مئی جون سے قبل نہ ہوسکے گی۔ بہرحال موجودہ قلت کے پیش نظر وہ کپڑوں کے اونچے دام مانگتے رہے۔ لٹھا مولہ ہزار کا بھاؤ بدستور ۱۲۰/- روپے فی تھان رہا۔

حیدرآباد اور سکھر سے دیسی کوروں کی معمولی مانگ آرہی تھی۔ جس کے سبب قیمت میں ایک پیسہ فی گز کا اضافہ ہوا۔ آدم جی مل کے "۴۴" کی قیمت ایک روپیہ پونے آٹھ آنے فی گز تھی۔

بازار زر:- گذشتہ ہفتہ بازار زر میں روپیہ کی قلت محسوس نہیں کی جارہی تھی۔ بینکوں کو حسب المطالبہ $2\frac{1}{4}$ فی صد سے کم سود پر فراہم ہوسکتا تھا۔

واضح رہے۔ کہ گذشتہ دنوں ہندوستانی روپیہ کی بلیک مارکیٹ شرح میں زبردست کمی واقع ہوئی ہے۔ ۱۴۵ پاکستانی روپوں کے عوض ۱۰۰ ہندوستانی روپے ملا کرتے تھے۔ مگر گذشتہ ہفتے صرف ۱۳۰ پاکستانی روپوں کے عوض ۱۰۰ ہندوستانی روپے مل جاتے تھے۔

باخبر حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ روزانہ ۶ ہزار روپوں کی خرید و فروخت بلیک مارکیٹ میں ہوجاتی ہے۔ اس میں اسٹرلنگ ڈالر اور ہندوستانی سکہ سب شامل ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ حج ٹوٹ کی چور بازاری کے زمانے میں خرید و فروخت کا حجم کافی بڑھ جاتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ۱۷/- روپے کے عوض ایک اسٹرلنگ اور ۶/۸ کے عوض ایک امریکی ڈالر دستیاب ہورہا تھا۔

طاقتور پاکستان کمیونسٹوں کے حملہ کے خلاف ایک قدرتی دفاعی قلعہ ثابت ہوگا

نہرو امریکی فوجی امداد کی آڑ میں کشمیر کو ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ شکاگو ہیرلڈ کی صاف گوئی

شکاگو ہوائی ڈاک سے) شکاگو ہیرلڈ نے ایک حالیہ اداریے میں ہندوستان کی ناجائز سیاسی دھمکیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ ہندوستانی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں صدر راجندر پرشاد نے جو تقریر کی تھی۔ وہ شیریں الفاظ کے باوجود صاف طور سے ہندوستان کی ناجائز سیاسی دھمکیوں کا اظہار کرتی تھی۔ اس تقریر کا یہ پہلو اس علم سے کہ اس کا خاکہ وزیراعظم نہرو نے تیار کیا تھا۔ اور بھی واضح ہوجاتا ہے۔ تقریر اس خیال کا اظہار کرتی تھی۔ کہ جب تک پاکستان کے امریکہ سے فوجی امداد قبول کرنے اور اسے حاصل کرنے کا کوئی امکان موجود ہے۔ ہندوستان دیگر معاملات پر بالعموم اور مسئلہ کشمیر پر بالخصوص پاکستان سے گفت و شنید کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی رکھے گا۔ ہندوستان کا یہ عمل پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد کو ناکام بنانے کے لئے نہرو کی ایک اور کوشش ہے۔ اور اس ذریعہ سے وہ اپنی اس تمنا کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان اور اس کی "غیر جانبداری" کی پالیسی کو ایشیا میں "تیسری قوت" کی حیثیت سے تسلیم کرلیا جائے۔ اگر نہرو کامیاب ہوجاتے ہیں۔ تو مشرق میں امریکہ کا وقار افسوسناک حد تک گر جائے گا۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہمارے کچھ سینیٹر نہرو کو ناراض کرنے سے اس قدر کیوں ڈرتے ہیں کہ پاکستان کو امداد کا نام آتے ہی گھبرائیں۔ پاکستان طاقتور ہوگا۔ تو وہ اس برصغیر پر شمال کی جانب سے کمیونسٹوں کے حملہ کے خلاف ایک قدرتی دفاعی قلعہ ثابت ہوگا۔ اور اسے ترکی سے فلپائن تک کے دفاعی سلسلہ میں مرکزی کڑی کی حیثیت حاصل ہوسکے گی۔ یہ ملحوظات نہرو کی ناراضگی کے خطرہ سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔

لندن میں امریکی امداد کی حمایت

لندن ۱۷ مارچ :- برطانیہ میں مقیم پاکستانی باشندے سنیچر کے روز ہال بورن ہال میں جمع ہونگے اور امریکی امداد قبول کرنے پر حکومت پاکستان کی حمایت کریں گے۔ اور کشمیر کی صورت حال پر غور و خوض کریں گے۔ اس جلسہ کا اہتمام برطانیہ میں پاکستانی ویلفیئر سوسائٹی نے کیا تھا۔ حکومت پاکستان کی پالیسیوں کی حمایت کے پیغامات وزیراعظم محمد علی کو بھیجے جائیں گے۔

گورنر جنرل کی طرف سے صدر جمہوریہ آئرلینڈ کو پیغام تہنیت

کراچی ۱۷ مارچ :- ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل پاکستان نے یوم سینٹ پیٹرک کے موقع پر ہز ایکسی لینسی صدر جمہوریہ آئرلینڈ کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔ میں بنیز حکومت و باشندگان پاکستان یوم سینٹ پیٹرک کے موقع پر یور ایکسی لینسی اور حکومت و باشندگان آئرلینڈ کو دلی مبارکباد اور پرخلوص تہنیت پیش کرتے ہیں۔ ہم یور ایکسی لینسی کے لئے درازی عمر اور مسرت اور آئرلینڈ کے باشندوں کے لئے خوشحالی کی دعا کرتے ہیں۔

ایران مشرق وسطیٰ کی دفاع میں شامل نہیں ہوگا

تہران ۱۷ مارچ :- ایران کے وزیر خارجہ عبداللہ انتظام نے کہا کہ ایران مشرق وسطیٰ کی کسی دفاعی تنظیم میں شریک نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ترکی اور پاکستان کے مقابلہ میں

مشرقی پاکستان کے نظر بندوں کی فوری رہائی کا مطالبہ

ڈھاکہ ۱۷ مارچ :- مقامی سنٹرل اسٹوڈنٹس یونین کے نائب صدر نے گورنر جنرل پاکستان سے اپیل کی ہے۔ کہ تمام سیاسی نظر بندوں کو بلاتاخیر رہا کردیا۔ اور جاری کردہ وارنٹ گرفتاری واپس لے لئے جائیں۔

جھمپیر کے حادثے کی عدالتی تحقیقات شروع ہوگئی

کراچی ۱۷ مارچ :- آج کراچی میں جھمپیر کے قریب پاکستان میل کے حادثے کی عدالتی تحقیقات شروع ہوگئی۔ یہ حادثہ ۲۱ جنوری کو پیش آیا تھا۔ مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمن یہ تحقیقات کررہے ہیں وہ کل ہی کراچی پہنچے تھے۔ تحقیقات کراچی میونسپل ہال میں ہورہی ہے۔

شاہ عراق کو کراچی کی شہری آزادی کا اعزاز

کراچی ۱۷ مارچ :- شاہ عراق کو مغربی پاکستان کے دورہ سے واپسی پر ۲۳ مارچ کو کراچی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے شہری آزادی پیش کی جائیگی۔ کارپوریشن کے ممبران کی خدمت میں سپاسنامہ بھی پیش کریں گے

— لندن ۱۷ مارچ :- برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے آج کابینہ کا جلسہ طلب کرلیا۔ گذشتہ تین روز میں کابینہ کا یہ تیسرا جلسہ ہے۔ ان دنوں برطانوی کابینہ نہر سویز کے سوال پر مصر سے دوبارہ گفت و شنید کرنے کے امکان پر غور کررہی ہے

روس کے ساتھ ایران کے تعلقات زیادہ دوستانہ ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ مذہب کے مقدس نام پر ایک دھبہ ہے اور دنیا میں پاکستان کے لئے بدنامی کا موجب ہے

اس واقعہ کی پوری پوری تحقیقات کی جائے تاکہ آئندہ امن پسند شہریوں کی جان و مال کی خاطر خواہ حفاظت ہو سکے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ پر قاتلانہ حملے کی مذمت میں جماعت ہائے احمدیہ کی قرار دادیں

پاکستان کے مختلف علاقوں کی جماعت ہائے احمدیہ نے متفقہ قراردادوں کے ذریعہ اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملے کی پُرزور مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس ظالمانہ فعل کی پوری پوری تحقیقات کی جائے۔ تاکہ اصل مجرم یا مجرموں کو قرار واقعی سزا مل سکے۔ اور آئندہ پاکستان کے تمام امن پسند شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے:۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی قرارداد

۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء نماز جمعہ کے بعد جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"جماعت احمدیہ کے پیارے امام پر ایک متعصب اور کم ظرف شخص نے جو قاتلانہ حملہ کیا ہے جماعت احمدیہ راولپنڈی اس پر افسوس اور نفرت و حقارت کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے تاکہ حضور کی زیر نگرانی تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام بخیر و خوبی انجام پاتا رہے۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی کی رائے میں یہ حملہ جارحیت اور نفرت و حقارت کے اس مسلسل پراپیگنڈے کا براہ راست نتیجہ ہے۔ جو بعض ادارے اور افراد ملک میں بدامنی پھیلانے کی غرض سے مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف کرتے رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ایسے جرائم کے اصل منبع پر ہاتھ ڈالنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ یہ واقعہ نہ صرف مذہب کے مقدس نام پر ایک دھبہ ہے۔ بلکہ بین الاقوامی حلقہ اثر میں پاکستان کے لئے بدنامی کا بھی موجب ہے۔"

جماعت احمدیہ کوہاٹ کی قرارداد

"امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ایک نوجوان شخص نے قاتلانہ حملہ کا جو شرمناک فعل کیا ہے جماعت احمدیہ کوہاٹ کے اراکین اپنے اس غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء میں اس پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حکومت سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ

(۱) اس پس منظر اور اسباب کی پوری تحقیقات کرے کہ جو اس افسوسناک واقعہ پر منتج ہوئے

(۲) اس جھوٹے اور فرقہ وارانہ پراپیگنڈے کا سدباب کرے۔ جس کا تمام تر مقصد ملک کے مختلف طبقوں میں نفرت و حقارت پھیلانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور جس کی وجہ سے اس نوزائیدہ مملکت کے امن پسند شہریوں کو پہلے بھی جان و مال کی شکل میں ناقابل برداشت نقصانات اٹھانے پڑے ہیں۔"

جماعت احمدیہ سنگاپور کی قرارداد

۱۲ مارچ کو مسجد احمدیہ سنگاپور میں منعقدہ جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوا۔

احمدیان سنگاپور کا یہ اجتماع اپنے پیارے امام سیدنا مولانا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر چاقو سے حملہ پر شدید نفرت اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے جرائم کے اصل محرکات کے متعلق پوری تحقیقات کرے تا آئندہ [illegible] پاکستان کے معزز و محترم شہریوں کے جان و مال کی حفاظت ہو سکے اور بیرونی دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے والے عناصر اپنے ارادہ میں ناکام و نامراد رہیں۔

جماعت احمدیہ جہلم کی قرارداد

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۴ء کو جماعت احمدیہ جہلم کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی

جماعت احمدیہ جہلم کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ پر بزدلانہ حملہ سے شدید صدمہ پہنچا ہے ہمارے واجب الاحترام امام پر قاتلانہ حملہ کر کے لاکھوں ان احمدیوں کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کیا گیا ہے۔ جو دنیا کے ہر گوشہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس حملہ کا مقصد سارے ملک کی پرامن فضا کو مکدر کرنے اور بیرونی ممالک میں پاکستان کو بدنام کرنے کی منظم سازش معلوم ہوتا ہے۔ اس المناک واقعہ پر جماعت احمدیہ جہلم حکومت پنجاب لاہور اور حکومت پاکستان کے دیگر ذمہ وار افسران سے درخواست کرتی ہے کہ اس انتہائی خطرناک فعل کے اصل اسباب جو اس کی تہ میں کارفرما ہیں۔ ان کا پورا پورا کھوج لگا کر ذمہ واری کے ساتھ امن کو قائم رکھنے کی خاطر ایسے عناصر کے خلاف فوراً کارروائی کرے۔

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کی قرارداد

۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء کو جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی:۔

۱۰ مارچ کو اپنے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ پر بھیانک حملے کی خبر سنکر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے ممبروں کو شدید صدمہ پہونچا ہے۔ ہم مذہبی لیڈروں پر قاتلانہ حملوں اور اسی قسم کے دیگر افعال کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

ہم حکومت سے نہایت مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ حملہ آور کے اس فعل کے پیچھے جو بھی سازش ہو اسے بے نقاب کرنے کے لئے وہ ضروری کارروائی عمل میں لائے تاکہ مجرموں کو قرار واقعی سزا مل سکے۔ اور پاکستان کے معزز و محترم شہریوں کی جانوں کو بچانے اور ان کی حفاظت کرنے کے سلسلے میں مناسب اقدامات عمل میں لائے جا سکیں۔

دولت مشترکہ کو اپنے ممبر ملکوں کے تنازعات طے کرانے چاہئیں (محمد علی)

لاہور ۱۷ مارچ۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے دولت مشترکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ اپنے ممبر ملکوں کے تنازعات کو طے کرنے میں ناکام رہی۔۔ تو اس سے دولت مشترکہ کے وقار اور اختیارات کو شدید نقصان پہونچے گا وزیراعظم پاکستان نے یہ اعلان اپنی اس افتتاحی تقریر میں کیا۔ جو آج ان کی طرف سے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے لاہور میں تعلقات دولت مشترکہ کی پانچویں کانفرنس میں پڑھ کر سنائی۔ مسٹر محمد علی کراچی میں بعض مصروفیات کی بناء پر لاہور نہیں جا سکے۔ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ ممبر ملکوں کے تنازعات طے کرنے کے لئے دولت مشترکہ کو اخلاقی دباؤ ڈالنا چاہیئے تاکہ یہ تنازعات منصفانہ طریقہ سے طے ہو جائیں

وزیراعظم نے کہا کہ اب تک دولت مشترکہ نے اس قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی۔ جس سے دنیا کو یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ دولت مشترکہ کے مقاصد واضح نہیں ہیں۔

درخواست دعا

میری بڑی بچی امینہ شمیم کی بوجہ بیماری زبان بند ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

سید محمد سلیم

دار التبلیغ... [illegible] لاہور حال کراچی

پاکستان میں ملیریا سب سے مہلک مرض ہے

کراچی ۱۷ مارچ۔ پاکستان میں ملیریا سب سے زیادہ مہلک مرض ثابت ہوا ہے۔ دیہات میں ملیریا کا عام طور پر زور رہتا ہے۔ اور ملک کے ۸ کروڑ عوام میں سے ڈھائی کروڑ ہر سال ملیریا میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بچوں پر ملیریا کے بڑے برے اثرات ہوتے ہیں اور ان کی ذہنی و جسمانی نشوونما پر گہرا اثر ہوتا ہے

لندن کی عدالت نے پاکستانی تاجر کو ضمانت پر رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ کمیونسٹوں سے تجارت کا الزام

لندن ۱۷ مارچ۔ آج لندن کی ایک عدالت نے ایک پاکستانی تاجر سید ذوالفقار علی کو ضمانت پر رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر الزام یہ ہے کہ اس نے ایک ایسا گروہ بنا رکھا تھا جو کمیونسٹ ملکوں کو سامان جنگ کی تیاری میں کام آنیوالا خام مال غیر قانونی طور پر برآمد کر رہا تھا۔ اس مقدمہ کے دوسرے ملزموں کو ضمانت پر رہا کیا جا چکا ہے۔

فیڈرل کورٹ نے مولانا عبدالستار نیازی کی درخواست پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھا

لاہور ۱۷ مارچ۔ مولانا عبدالستار نیازی نے فیڈرل کورٹ میں اپیل کی خاص اجازت حاصل کرنے کے لئے جو عرضداشت پیش کی تھی۔ آج فیڈرل کورٹ میں اس کی سماعت ختم ہونے پر عدالت نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے آج مولانا نیازی کے وکیل کے دلائل کا جواب دیا۔

بھارت مقبوضہ کشمیر کے تین اور محکموں پر قبضہ کرے گا

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر خزانہ مسٹر گردھاری لال ڈوگرہ نے کہا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر کے انکم ٹیکس، ایکسائز اور کسٹمز کے محکموں پر قبضہ کرے گا۔ یہ فیصلہ ریاست کا بھارت کے ساتھ مالی لحاظ سے الحاق کرنے کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک ان محکموں پر بھارت کے قبضہ کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ کیونکہ دونوں حکومتیں تفصیلات پر غور کر رہی ہیں۔